www.KitaboSunnat.com

مقالات

مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی

قسط ۴ (آخری)

مقامِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شیعہ سُنّی اتحاد

محاصرہ:

شوال ۳۵ھ میں ان فتنہ پرداز قافلوں کی روانگی کا آغاز ہوا۔ بصرہ سے حرقوص بن زبیر کی قیادت میں ایک ہزار کا قافلہ روانہ ہوا۔ کوفہ سے مالک بن اشتر کی قیادت میں ایک ہزار کا قافلہ نکلا۔ جبکہ غافقی بن حرب کی قیادت میں ایک ہزار کا قافلہ مصر سے روانہ ہوا۔ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر یہ تینوں قافلے اکٹھے ہو گئے۔ اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوکر حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے قاصد روانہ کئے۔ چنانچہ چند آدمی بصورتِ وفد حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور امہات المؤمنینؓ سے ملے اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔ ان حضرات نے انہیں ملامت کر کے واپس جانے کو کہا۔ مگر شرپسندوں نے کہا کہ ہم آپ کے مرسلہ مکتوب کے تحت آپ کی بیعت کرتے آئے ہیں، ہم سے بیعت لیں۔ ان حضرات نے حلفاً مکتوب وغیرہ روانہ کرنے سے متعلق اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ تاہم طویل گفتگو کے بعد حاکمِ مصر کی

[1] تمام بلوائی (مصری، بصری، کوفی) عبداللہ بن سبا کے ہمراہ ذی خشب کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان حضرات کے پاس آکر جب انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا: "مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ذی مرۃ اور ذی خشب والے لعنتی ہیں۔ اس لیے واپس چلے جاؤ، خدا تمہیں ذلیل کرے!" ـــــ (البدایہ ص ۱۷۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزولی اور محمد بن ابی بکر کی تقرری پر رضامندی کا اظہار کیا۔ حضرت علیؓ کے مشورہ سے حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کو ان کی مرضی کے مطابق عامل مقرر کر کے بلوائیوں کو واپس بھیج دیا۔ چند دن کے بعد تمام باغی گروہ نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت علیؓ نے ہر چند سمجھایا[1] مگر بلوائی نہ مانے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت علیؓ بادلِ نخواستہ مدینۃ النبیؐ سے باہر چلے گئے، تاہم حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو مسلح ہو کر حضرت عثمانؓ کے دروازے پر موجود رہنے کی تاکید کی[2] اسی طرح حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے بھی اپنے صاحبزادوں کو حفاظتِ عثمانؓ کے لیے بھیج دیا۔[3]

حضرت عثمانؓ کی تقریر:

جب بلوائیوں نے حضرت عثمانؓ کا پانی بھی بند کر دیا تو آپؓ ایک دن مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر یوں گویا ہوئے:

"أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ

---

[1] "وَرَفَعَ عَنْهُ طَوِيْلًا بِيَدِهٖ وَلِسَانِهٖ!" (شرح نہج البلاغہ ص ۳۵۴/۲) "حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے کافی حد تک مدافعت کی۔"

[2] "وَهُوَ الَّذِيْ أَمَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَنْ يَّذُبَّا النَّاسَ عَنْهُ ....؟" (حاشیہ نہج البلاغہ ص ۴/۱) "حضرت علیؓ نے حضرات حسنینؓ کو حکم دیا تھا کہ بلوائیوں کو حضرت عثمانؓ پر حملہ کرنے سے ہٹائیں۔"

[3] مختصر سیرت الرسول عربی صفحہ ۴۹۰ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَسْجِدُ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْهَا رَكْعَتَیْنِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَهَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِیْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِیْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّیْ شَهِیْدٌ ثَلَاثًا"

(مشکوٰۃ بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رض)

"میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں سوائے بئر رومہ کے پینے کے لیے میٹھا پانی نہ تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا "جو شخص بئر رومہ کو خرید کر وقف کر دے اور اپنے ڈول کو مسلمانوں کا سا ڈول سمجھے اس کا بدلہ جنت میں نیکی ہو۔" چنانچہ میں نے یہ کنواں اپنے مال[1] سے خریدا۔ لیکن آج تم لوگ اس کنویں کا پانی پینے سے مجھ کو روکتے ہو اور میں سمندر کا کھارا پانی پی رہا ہوں۔" انہوں نے کہا "بخدا یہی بات ہے!" ——— (پھر فرمایا) میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، تمہیں معلوم ہے کہ نمازیوں کے لیے جگہ تنگ تھی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو شخص

---

[1] حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کا نصف بارہ ہزار پھر باقی نصف اٹھارہ ہزار میں خرید کر وقف کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں کی زمین کو خرید کر مسجد کو بڑھا دے اس کو جنت میں چن کر بدلہ دیا جائے گا"۔ تو میں نے اپنے مال[1] سے اس زمین کو خرید کیا، آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو"۔ انہوں نے کہا "بخدا درست ہے!"۔۔۔ پھر فرمایا "میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان اپنے مال سے درست کیا؟" انہوں نے کہا "بخدا، درست ہے!"۔۔۔ پھر فرمایا "میں تمہیں خدا اور اسلام کے حوالے سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام مکہ میں کوہِ ثبیر پر تشریف فرما تھے، اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور میں بھی تھا۔ پہاڑ حرکت کرنے لگا اور پتھر نیچے گرنے لگے تو نبی علیہ السلام نے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: "ثبیر ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبیؐ، ایک صدیقؓ اور دو شہیدؓ ہیں"۔ انہوں نے کہا "بخدا، ٹھیک ہے!" اس پر حضرت عثمانؓ نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ "تم نے شہادت ادا کر دی، بخدا میں شہید ہوں"۔ یہ جملہ تین بار فرمایا"۔

اس تقریر کا بلوائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ اکثر خود بھی قتل خلیفہ سے رک گئے اور دوسروں کو بھی روکنے لگے۔ اتنے میں مالک بن اشتر کوفی آیا اور اس نے شر پسند، اور تخریب کار عناصر کو اس طرح ابھارا کہ وہ پھر قتل خلیفہ پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے مالک بن اشتر سے کہا "تم کیا چاہتے ہو؟" اس نے جواب دیا "خلافت سے دست بردار ہو جاؤ"۔ آپؓ نے فرمایا "یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جو قمیض[2] مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ خود ہی اتار دوں اور اُمتِ محمدیہؐ کے لیے ظلم و ستم کے دروازے کھول دوں!" (طبقات ابن سعد ص ۷۲ ج ۳)

---

[1] حضرت عثمانؓ نے اس زمین کو پچیس ہزار میں خریدا۔

[2] یہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے، جو نبی علیہ السلام نے حضرت عثمانؓ مخاطب ہو کر فرمایا تھا: "عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ۔

(الترمذی وابن ماجہ، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب عثمانؓ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا "خدا کی قسم اگر تم مجھے قتل کرو گے تو کبھی بھی آرام و سکون اور محبت و یگانگت کی زندگی بسر نہ کر سکو گے۔ نہ ہی ایک امام کی اقتداء میں رہ سکو گے اور نہ ہی اسلام کے دشمنوں سے لڑائی کر سکو گے، بلکہ تمہاری[1] آپس میں ہی خانہ جنگی ہو گی۔"
(طبقات ابن سعد ص ۶۸ / ۳)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی تقریر:

حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بھی محاصرین سے فرمایا: "لوگو تم عثمانؓ کو قتل نہ کرو تم میں سے جو شخص عثمانؓ کو قتل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ شمشیرِ خدا اب میان میں ہے، اگر تم نے عثمانؓ کو قتل کر دیا تو خدا کی قسم وہ تلوار کو میان سے کھینچے گا پھر وہ قیامت تک میان میں نہ جائے گی۔ لوگو، جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو ستر ہزار انسانوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو پینتیس ہزار جانوں کو قتل کیا جاتا ہے، تب وہ قوم پھر جمع ہوتی ہے۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ)

اصل الفاظ یوں ہیں:

"لَا تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهٗ رَجُلٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَ لَهٗ وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ لَمْ يَزَلْ مَغْمُوْدًا وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَغْمِدُهٗ عَنْكُمْ اَبَدًا وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ اِلَّا قُتِلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَلَا خَلِيْفَةٌ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ خَمْسَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا۔"

شہادت:

بلوائی متعدد بار حملہ آور ہوئے، مگر دروازہ پر سے پہرے دار انہیں بھگا دیتے۔ حضرت

---

[1] خلیفہ راشدؓ کی یہ پیشینگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ جب یہ لوگ باز نہ آئے تو انہیں بددعا دی:
"اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغیرہؓ بن اخنس اس منظر کو برداشت نہ کر سکے۔ چند آدمیوںؓ کی معیت میں مقابلہ پر اتر آئے۔ بالآخر اسی مقابلہ میں حضرت عثمانؓ سے پہلے شہید ہوئے۔ حضرت ابوہریرہؓ بھی بلوائیوں پر ٹوٹ پڑے مگر حضرت عثمانؓ کے منع کرنے سے رک گئے۔ پہرے دار دروازہ پر متعین تھے۔ مگر بلوائی کسی ہمسایہ کے مکان سے حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس آئے۔ سب سے پہلے محمد بن ابی بکر نے حضرت عثمانؓ کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا "اے لمبی ڈاڑھی والے تجھے اس بڑھاپے میں بھی خلافت کی ہوس ہے؟" تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "اے محمد بن ابی بکر! اگر آج تمہارے باپ حضرت صدیق اکبرؓ زندہ ہوتے تو میری اس پیرانہ سالی کی قدر کرتے۔ انہوں نے زندگی بھر میری اس سفید ڈاڑھی کی قدر کی"۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکر شرما گیا اور واپس چلا گیا۔ بعد ازاں بلوائیوں کا ایک گروہ اندر آیا اور حضرت عثمانؓ پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ آپؓ کی بیوی حضرت نائلہؓ نے فوراً تلوار کے وار کو روکا، جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کی چیخ نکل گئی۔ مگر یہ آواز محافظ صحابہ کرامؓ تک پہنچ نہ سکی۔ دوسرے وار سے خونِ عثمانؓ کے قطرے آیتِ قرآنی "فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" پر گرے اور آپؓ روزہ کی حالت میں شہید ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ صحابہ کرامؓ کو حضرت نائلہؓ کی آوازیں اس وقت سنائی دیں جب بلوائی اپنا کام کر چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت حسنؓ بن علیؓ اس کوشش میں زخمی ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ ص ۱۸۸)

قاتل فرار ہوئے، بعض حضرت عثمانؓ کے غلاموں کے ہاتھوں مارے گئے اور دو غلاموں نے بھی اس کوشش میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اب پہرہ دینے اور حفاظتی دستہ متعین کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی [۲] عمرو بن حمق نے حضرت عثمانؓ کے جسم اطہر پر نیزے کے نو زخم لگائے جبکہ ایک ظالم عمیر نے پاؤں سے ٹھوکریں ماریں جس سے آپؓ کی پسلیاں ٹوٹ

---

[۱] حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن سلامؓ، حضرت محمد بن حاطبؓ، حضرات حسنین بن علیؓ، حضرت محمد بن طلحہؓ یہ تمام حضرت عثمانؓ سے بلوائیوں کو روکتے تھے۔
(سیرت الرسول عربی ص ۴۹)

[۲] جس کے باعث باغی مکان کے اندر آگئے اور گھر بار لوٹ لیا۔ حتیٰ کہ بدن کے کپڑے بھی نوچ لیے۔ فَاِنَّا لِلّٰهِ۔!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئیں۔ داماد رسولؐ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کی نعش تین دن تک بے گور و کفن پڑی رہی۔ تیسرے دن حضرت جبیرؓ بن مطعم، حضرت حکیم بن حزامؓ، حضرت ابو جہمؓ بن حذیفہ اور حضرت خیار بن مکرمؓ اسلمی نے بعد نمازِ عشاء جنازہ اٹھایا۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جبکہ باقی تین ساتھی اور حضرت عثمانؓ کی دونوں بیویاں مقتدی تھے۔

حضرت حکیم بن حزامؓ اور آپؓ کی دونوں بیویاں نگرانی کرتے رہے۔ باقی تین آدمیوں نے جنت البقیع کے جنوب مشرقی کونے میں آپؓ کو لحد میں اُتارا اور قبر برابر کر دی تاکہ پہچان نہ ہو سکے۔ رضی اللہ عنہ!

شہادتِ عثمانؓ پر حضرت علیؓ کا بیان:

حضرت علیؓ کو جب شہادت عثمانؓ کی اطلاع لوگوں نے دی تو آپؓ نے فرمایا:

"تَبًّا لَكُمْ آخِرَ الدَّهْرِ" (الاستیعاب، رحمۃ للعالمینؐ ص ۹۹/۲) "اب تم پر ہمیشہ بربادی اور تباہی مسلط رہے گی!"

اور البدایہ میں ہے، ابو جعفر انصاری بیان کرتے ہیں کہ "جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے تو میں حضرت علیؓ کے پاس آیا۔ اس وقت آپؓ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی۔ میں نے کہا کہ "بلوائیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے"! آپؓ نے فرمایا، "قیامت تک ان قاتلوں پر بربادی، ہلاکت، اور لعنت برستی رہے گی!" (البدایہ والنہایہ لابنِ کثیر ص ۱۹۳/۷)

حضرت قیس بن عبادہ فرماتے ہیں کہ "میں نے جنگِ جمل کے دن حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا: "الٰہی میں خونِ عثمانؓ سے اپنی بریت کا اظہار کرتا ہوں، بلاشبہ شہادتِ عثمانؓ کے دن میرے ہوش اڑ گئے اور میں نے اسے بُرا جانا۔ لوگ بیعت کے لیے میرے پاس آئے تو میں نے کہا "خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایسی قوم سے بیعت لوں جس نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے اور پھر ایسی حالت میں کہ حضرت عثمانؓ بے گور و کفن ہوں"۔ اس کے بعد لوگ واپس چلے گئے۔ پھر دوبارہ لوٹ آئے اور بیعت کا سوال کیا۔ میں نے کہا "الٰہی ابھی اس کام پر جرأت کرنے سے ڈرتا ہوں" پھر لوگ بضد ہو کر آئے تو میں نے بیعت لے لی۔ لوگوں نے امیر المؤمنین کہہ کر میرے سینے کو چاک کر دیا۔ میں نے کہا "خدایا کچھ بھی ہو، تو حضرت عثمانؓ کو مجھ سے راضی کر دے"! (تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل الفاظ یوں ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِیْ یَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَاُنْکِرَتْ نَفْسِیْ جَاءُوْنِیْ لِلْبَیْعَۃِ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ اَنْ اُبَایِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا عُثْمَانَ وَاِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ اُبَایِعَ وَعُثْمَانُ لَمْ یُدْفَنْ فَانْصَرَفُوْا فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِیْ الْبَیْعَۃَ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مُشْفِقٌ مِمَّا اُقْدِمُ عَلَیْہِ ثُمَّ جَاءَتْ عَزِیْمَۃٌ فَبَایَعْتُ فَقَالُوْا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَاَنَّمَا صُدِّعَ قَلْبِیْ وَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ خُذْ مِنِّیْ لِعُثْمَانَ حَتّٰی تَرْضٰی!"

حضرت حسنؓ کی روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے محاصرہ کے دن حضرت علیؓ کو بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا حضرت علیؓ تیار ہوئے تو بھائیوں نے روک لیا اور کہا "اے علیؓ، تم ان لشکروں کو نہیں جانتے، ہم تمہیں آگے نہیں جانے دیں گے" حضرت علیؓ نے اپنی سیاہ پگڑی اتار کر قاصدِ عثمانؓ کی طرف پھینک دی اور کہا کہ "امیر المومنینؓ کو سارا ماجرا کہہ دو، میں مجبور کر دیا گیا ہوں" پھر اسی حالت میں مدینہ چھوڑ کر احجار الزیت چلے گئے۔ جب آپؓ کو شہادتِ عثمانؓ کی خبر ملی تو آپؓ (حضرت علیؓ) نے فرمایا: "اے اللہ میں تیرے سامنے خونِ عثمانؓ سے اپنی بریت پیش کرتا ہوں میں نے قتل کیا ہو یا اشارہ بھی کیا ہو!" (طبقات ابن سعد ص ۶۸ ج ۳)

اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

"اَنَّ عُثْمَانَ بَعَثَ اِلٰی عَلِیٍّ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ فِی الدَّارِ اَنِ ائْتِنِیْ فَقَامَ عَلِیٌّ لِیَاْتِیَہٗ فَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ عَلِیٍّ حَتّٰی حَبَسَہٗ وَقَالَ اَلَا تَرٰی مَا بَیْنَ یَدَیْکَ مِنَ الْکَتَائِبِ؟ لَا تَخْلُصُ اِلَیْہِ وَعَلٰی عَلِیٍّ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ فَنَقَضَھَا عَلٰی رَاْسِہٖ ثُمَّ رَمٰی بِھَا اِلٰی رَسُوْلِ عُثْمَانَ وَقَالَ اَخْبِرْہُ بِالَّذِیْ قَدْ رَاَیْتَ ثُمَّ خَرَجَ عَلِیٌّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّی انْتَھٰی اِلٰی اَحْجَارِ الزَّیْتِ فِیْ سُوْقِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَتَاہُ قَتْلُہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ دَمِہٖ اَنْ اَکُوْنَ اَوْ مَالَاْتُ عَلٰی قَتْلِہٖ"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طبقات ابن سعد صہ ۶۸/۳)

اور حضرت ابوالعالیہؒ کی روایت کے مطابق: "پھر حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی لاش کے پاس آئے اور اس قدر روئے کہ ہمیں حضرت علیؓ کی موت کا خدشہ پیدا ہو گیا۔" (البدایہ والنہایہ صہ ۱۹۳/۷)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کے مطابق حضرت علیؓ نے فرمایا:

"اِنْ شَآءَ النَّاسُ حَلَفْتُ لَهُمْ عِنْدَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا اَمَرْتُ بِقَتْلِهٖ وَلَقَدْ نَهَيْتُهُمْ فَعَصَوْنِيْ۔"

(اَيْضًا)

"اگر لوگ چاہیں تو میں مقام ابراہیمؑ کے پاس کھڑا ہو کر اللہ کی قسم کھانے کو تیار ہوں کہ نہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا ہے۔ بلکہ میں بلوائیوں کو روکتا رہا، مگر ان ظالموں نے میری ایک نہ مانی!" (البدایہ والنہایہ صہ ۱۹۳/۷)

آہ! مظلوم شہید، داماد رسولؐ، خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا خون آلود کرتہ اور ان کی بیوی نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں دمشق کی جامع مسجد میں بر سر عام پڑی رہیں، جن کو دیکھ دیکھ کر لوگ سال بھر روتے رہے اور اکثر لوگوں نے تو اپنی بیویوں کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ (البدایہ صہ ۲۲۷/۷)

حضرت قاسمؒ بن امیہ نے شہادت عثمانؓ کی خبر سن کر فرمایا۔

لَعُمْرِيْ لَبِئْسَ الذِّبْحَ ضَحَّيْتُمْ بِهٖ
خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَوْمَ اَضَاحِيَا

"لوگو، خدا کی قسم، تم نے نبی علیہ السلام کے بعد قربانی کے دن بہت بری قربانی دی ہے!"

کعب بن مالکؓ نے کہا:

قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا كَانَ اَمْرُهُمْ
قَتْلَ الْاِمَامِ الزَّكِيِّ الطَّيِّبِ الرُّوْحِ
مَا قَتَلُوْهُ عَلٰى ذَنْبٍ اَلَمَّ بِهٖ
اِلَّا الَّذِيْ نَطَقُوْا زُوْرًا وَلَمْ يَكُنْ

(حاشیہ رحمۃ للعالمین صہ ۱۰۱ ج ۲، بحوالہ نہج البلاغۃ مطبوعہ تبریز)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خداوندِ قدوس اس قوم کو تباہ و برباد کرے، جس نے پاک طینت، برگزیدہ امام کو قتل کیا۔ وہ کسی گناہ کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا، بلکہ لوگوں کی خود ساختہ اور بے اصل باتوں کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔"

حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا:

مَنْ سَرَّہُ الْمَوْتُ صِرْفًا لَا مِزَاجَ لَہٗ
فَلْیَاْتِ مَاْسَدَۃً فِیْ دَارِ عُثْمَانَا
ضَحُّوْا بِاَشْمَطَ عُنْوَانُ السُّجُوْدِ بِہٖ
یُقَطِّعُ اللَّیْلَ تَسْبِیْحًا وَّقُرْاٰنًا
صَبْرًا فِدًی لَکُمْ اُمِّیْ وَمَا وَلَدَتْ
قَدْ یَنْفَعُ الصَّبْرُ فِی الْمَکْرُوْہِ اَحْیَانًا
لَتَسْمَعُنَّ وَشِیْکًا فِیْ دِیَارِہِمْ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَا ثَارَاتِ عُثْمَانَا

(اسد الغابہ ذکر عثمانؓ۔ مختصر سیرت الرسول عربیؒ مطبوعہ سلفیہ لاہور ص۲۹۱)

"جو کسی آمیزش سے پاک موت دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ اسے چاہیے کہ عثمانؓ کے گھر جائے۔

لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے، اور وہ تمام رات قرآن کی تلاوت اور نماز پڑھنے میں گزار دیتا تھا۔

مسلمانو! صبر کرو میری ماں اور بھائی قربان ہوں۔ بلاشبہ مصیبت کے وقت صبر ہی نفع بخشتا ہے۔

تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے اور اللہ اکبر کی آوازوں کے ساتھ انتقام کے نعرے سنو گے۔"

مزید فرمایا:

فَکَفَّ یَدَیْہِ ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَہٗ
وَاَیْقَنَ اَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلِ
وَقَالَ لِاَھْلِ الدَّارِ لَا تَقْتُلُوْھُمْ
عَفَا اللّٰہُ عَنْ ذَنْبِ امْرِئٍ لَمْ یُقَاتِلِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَيْفَ رَأَيْتَ اللهَ أَلْقَى عَلَيْهِمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ بَعْدَ التَّوَاصُلِ
وَكَيْفَ رَأَيْتَ الْخَيْرَ أَدْبَرَ بَعْدَهُ
عَنِ النَّاسِ إِدْبَارَ السَّحَابِ الْحَوَافِلِ (مختصر سیرت الرسول ص ۲۹۲)

"اس نے اپنا ہاتھ روک کر دروازہ بند کر دیا اور یقین کر لیا کہ خدا غافل نہیں ہے۔

انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرے گا جو مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

پھر تم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی، یعنی باہمی الفت کے بعد باہمی بغض وعداوت میں مبتلا ہو گئے!

تو نے دیکھ لیا، عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر پیٹھ پھیر کر چل دی؟ گویا آندھی تھی۔ آئی اور نکل گئی!" ——— رضی اللہ عنہ!

اہلِ توحید کے لیے خوشخبری

لادینیت کے سیلاب کو روکنے کے لیے، لوگوں تک کتاب وسنت کی آواز کو پہنچانے کے لیے، اور ان کو مقصدِ حیات سے آگاہ کرنے کے لیے تحریکِ مجاہدینِ اسلام نے تبلیغ کا وہی انداز اپنایا ہے جو انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں تحریک نے مفت تبلیغی پروگراموں کا اہتمام کیا ہے۔ جن میں علماء کی آمدورفت اور اشتہارات وغیرہ کا خرچہ تحریک برداشت کرے گی۔ لہٰذا جو حضرات اپنے علاقوں میں تبلیغی پروگرام رکھنا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:

محمد خالد سیف امیر تحریکِ مجاہدینِ اسلام

۹۱۔ بابر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۷ فون ۸۵۷۳۹۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ